بسم اللہ الرحمن الرحیم

چارپائی پر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ چارپائی پر نماز پڑھنا کیسا؟

جواب

اگر چارپائی اتنی سخت بنی ہوئی ہے، کہ اس پر سجدہ کرنے میں پیشانی پوری طرح جم جاتی ہو، یعنی دبانے سے مزید نہ دبتی ہو، تو اس پر نماز جائز ہے، ورنہ نہیں۔ اسی طرح کے سوال کے جواب میں فتاوی رضویہ میں ہے "اصل ان مسائل میں یہ ہے کہ جو چیز ایسی ہو کہ سجدہ میں سر اُس پر مستقر ہو جائے یعنی اُس کا دبنا ایک حد پر ٹھہر جائے کہ پھر کسی قدر مبالغہ کریں اس سے زائد نہ دبے ایسی چیز پر نماز جائز ہے خواہ وہ چارپائی ہو یا زمین پر رکھا ہوا گاڑی کا کھٹولا یا کوئی شے۔۔۔ردالمحتار میں ہے

"تفسیرہ ان المساجد لو بالغ لا یتسفل رأسہ ابلغ من ذلک، فصح علی طنفسۃ وحصیر وحنطۃ وشعیر وسریر وعجلۃ انکانت علی الارض"

(اس کی تشریح یہ ہے کہ سجدہ کرنے والا اگر سر کو مزید نیچے کرنا چاہے تو نہ کر سکے، اس لئے دبیز کپڑے پر، پھُوڑی پر، گندم پر، جَو پر، تخت پر اور گاڑی پر اگر وہ زمین پر کھڑی ہو تو سجدہ صحیح ہے۔) نظر کیجئے تو یہ خاص مسئلہ کا جزیہ ہے زبانِ عرب میں سریر تخت و چارپائی دونوں کو شامل ہے کما لا یخفی علی من طالع الاحادیث الخ۔"(فتاوی رضویہ، ج05، ص346، 347، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے

"ولو سجد علی الحشیش أو التبن أو علی القطن أو الطنفسۃ أو الثلج إن استقرت جبھتہ وأنفہ ویجد حجمہ یجوز وإن لم تستقر لا"

ترجمہ: اگر کسی نے گھاس، بھوسے، روئی، قالین (طنفسہ) یا برف پر سجدہ کیا تو اگر اس کی پیشانی اور ناک اچھی طرح جم جائیں اور اسے اپنی پیشانی کی ٹھوس حالت محسوس ہو تو سجدہ جائز ہے۔ اور اگر پیشانی ٹھیک طرح نہ جمے تو سجدہ جائز نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد 1، صفحہ 70، مطبوعہ: کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4811

تاریخ اجراء: 16 رمضان المبارک 1447ھ/06 مارچ 2026ء